Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ | سوموار ۱۶/ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۴ اخاء ۱۳۷۲ھش ' ۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۲۱

قوت یقین

اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہو گی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے شائد تم کہو کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہر گز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اللہ کی محبت پر اور کسی کی محبت کو غالب نہ آنے دو

خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۴۔ ستمبر ۱۹۹۳ء بمقام بیت الفضل لندن حسب معمول یہ خطبہ ۴۔ مواصلاتی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(اس خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ=۲۴۔ ستمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تبتل الی اللہ کے مضمون پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اللہ سے خالص تعلق قائم کرنے کا یہ تقاضا ہے کہ اللہ کی محبت پر اور کسی کی محبت کو غالب نہ آنے دیا جائے۔ اللہ سے ملاقات کی راہ میں بھرپور جدوجہد کرنے کے خدائی حکم کی پیروی کی جائے اس کے نتیجے میں ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی ملاقات کے انعامات حاصل ہوتے رہیں گے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ حسب معمول چار مواصلاتی سیاروں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں بتایا کہ آج بھی دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی مختلف تنظیموں میں اجتماعات کی اطلاعات ملی ہیں اور دن بدن جماعت میں یہ شوق بڑھتا جا رہا ہے کہ ان کی تقریبات کا ذکر خطبے کی وساطت سے دنیا بھر میں ہو۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے جن مختلف تنظیموں اور جماعتوں کے نام لئے وہ یہ ہیں۔

مجلس انصار اللہ ضلع گجرات، مجلس خدام الاحمدیہ ٹیکسلا' مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ساہیوال' مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال' مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد' مجلس خدام الاحمدیہ جاپان' لجنہ اماء اللہ جاپان' جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ تنزانیہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور، مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی' مجلس خدام الاحمدیہ بیوت الحمد ربوہ' جماعت احمدیہ سری لنکا' مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ' جماعت احمدیہ کینیا' لجنہ اماء اللہ بدین' مجلس انصار اللہ ربوہ' لجنہ اماء اللہ و ناصرات لاہور۔'

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خطبہ ہی ساری تنظیموں کے لئے اور ساری جماعت کے لئے پیغام ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے کلام الٰہی کے ارشادات کی روشنی میں فرمایا کہ اللہ کا حکم ہے کہ دنیاوی باتوں سے بھاگ کر اللہ کی طرف فرار اختیار کرو۔ اس کے لئے اللہ کا تبتل اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی گئی ہے۔ جس کا مطلب ہے دنیا سے کٹ کر خالص اللہ کے لئے ہو جانا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پہلے توحید کا ذکر کیا ہے پھر تبتل الی اللہ کا یہ عارف باللہ ہونے کے مقام کی دلیل ہے۔ کیونکہ پہلے خدا کے لئے دنیا سے کٹا جاتا ہے اور پھر اللہ سے پیوند جوڑا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشادات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے ہیں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا غور کی بات یہ ہے کہ جوڑا تبھی بنتا ہے جب ایک کی دوسرے سے وابستگی ہو۔ اس کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا گیا ہے کہ اللہ کی طرف دوڑو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بظاہر اس میں تعجب کی بات نظر آتی ہے کہ فرمایا تو یہ گیا ہے کہ دنیا میں جوڑے پیدا کئے ہیں اور پھر یہ کہہ دیا گیا ہے کہ دنیا سے کٹ کر اللہ کی طرف دوڑو اور اس بات پر غور کرو۔ ان دونوں باتوں کا کیا جوڑ ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں غور کیا جائے تو گہری معرفت کا نکتہ عطا ہوتا ہے کہ جس طرح دنیا میں جوڑے ہیں اس طرح انسانی روح کا جوڑ اللہ ہے۔ روح کو بالآخر خدا سے تعلق کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ اصل اور حقیقی جوڑ ہے۔ اس کے سامنے اور جوڑوں کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پھر اس مرحلے پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں جو تعلق رکھے جاتے ہیں کیا وہ اس ارشاد باری تعالیٰ کے منافی تو نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کی محبت پر اور کسی کی محبت کو غالب نہ آنے دو۔ اسی کے سامنے سر جھکاؤ۔ اور کسی کے سامنے سر نہ جھکاؤ۔ اطاعت کا حکم تو ماں باپ اولوالامر اور امیر وغیرہ سب کی اطاعت کے لئے ہے۔ تو کیا ان کی اطاعت نہ کی جائے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بات نہیں ہے۔ فرمایا یہ گیا ہے کہ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اس سر جھکانے کے وقت ہماری نیتیں کیا بتا رہی ہوتی ہیں؟۔ یہ اطاعت اپنی جگہ پر صحیح ہے۔ مگر جب یہ اطاعت خدا سے ٹکرائے گی تو اس اطاعت کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہے

مسلسل صفحہ ۲ پر

تصحیح

○ مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید لکھتے ہیں۔ الفضل ۲۰ مئی ۱۹۹۳ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ ایک خطبہ میں شائع ہوا ہے کہ

"مرزا غلام حیدر صاحب ہمارے مرزا مقصود احمد صاحب وغیرہ کے والد"

اس بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے یہ تصحیح کر لی جائے۔

مرزا غلام حیدر صاحب حضرت مرزا غلام رسول صاحب (جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے) کے چھوٹے بھائی اور مکرم مرزا مقصود احمد اور ان کے برادران کے چچا تھے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال صاحب لاہور کو مورخہ ۱۱۔ ستمبر ۱۹۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت صہیب نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر ظفر اللہ خان صاحب (پی ایچ ڈی) دارالرحمت شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی سے نوازے اور خادم دین اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

واقفین بچوں میں خوش مزاجی اور تحمل پیدا کریں

حضور انور نے فرمایا!

"بچپن سے ایسے بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ ترش رو واقفین ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا' یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں"

(خطبہ فرمودہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

گی۔ اصل جوڑ اللہ سے ہے۔ اور کوئی جوڑ اسی وقت تک باقی ہے جب تک یہ خدا کی محبت پر غالب نہ آجائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا موازنے کے یہ مراحل زندگی میں قدم قدم پر آتے ہیں۔ اور اس وقت ہماری توحید اور فراری الی اللہ آزمایا جاتا ہے کہ ہم کسی تعلق والے سے اس لئے تعلق توڑ رہے ہیں کہ خدا سے ہمارا تعلق نہ ٹوٹے۔ کسی اور تعلق کو توڑنے سے جو اضطراب پیدا ہوتا ہے وہ اللہ ہی کے تعلق سے سکون میں بدلتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے زوجین کے مضمون کو واضح کرتے ہوئے فرمایا دنیاوی جوڑوں کے تعلق میں کئی امیدیں ہوتی ہیں توقعات 'بے وفائیاں' قضاو قدر کے عوامل ان تعلقات کو توڑ دیتے ہیں۔ اگر کسی تعلق سے ایسی وابستگی ہو کہ گویا یہی آخری تعلق ہے۔ جیسا کہ بعض ماؤں کو بچوں سے ہوتا ہے کہ بچے کی وفات پر پاگل ہو جاتی ہیں۔ تو ایسا تعلق کسی پائیداری کے لائق نہیں۔ ایسے موقع پر توحید پر قائم ماں اور شرک پر قائم ماں کے رد عمل میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے توحید پر قائم ماں دنیا سے بھاگتی ہے اور خدا سے تعلق میں پناہ حاصل کرتی ہے۔

اس ضمن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک حدیث کے حوالے سے ایک مشہور عرب شاعر لبید کے ایک شعر کا ذکر کیا جس کو حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے بے حد پسند فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ کبھی کسی شاعر نے اس سے زیادہ سچی بات نہیں کی۔ اور اس خوشی میں اپنی چادر لبید کو عطا فرمائی۔ لبید کا شعر تھا۔

الاکل شیء ماخلا اللہ باطل

کہ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہونے والی ہے۔ ہر قسم کے سیلاب درندوں 'ڈاکوؤں' اور لشکر کشی وغیرہ کے خطرات میں جو سواری امن کی طرف لے جانے والی ہے وہ اللہ کا تعلق ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے بے حد قابل رشک انداز میں لبید کی خوش قسمتی کو سراہا جس کے شعر کو حضرت نبی کریم ﷺ جیسے دنیا کے سب سے زیادہ عارف باللہ اور دنیا جہان کے سب سے زیادہ خوش ذوق انسان سے داد ملی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک جذب کے عالم میں کہا'

"کیا شان ہے لبید کی۔ بخ بخ لبید"

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں مذکور ایک اور ارشاد الٰہی کی روشنی میں مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے انسان تو پوری کوشش اور زور سے اپنے رب کی طرف جانے والا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خوشخبری دی ہے کہ تو نے ضرور اپنے رب سے ملنا ہے اور تیری ہر آن کی کوشش اور لمحہ لمحہ کی جدوجہد کے دوران قدم قدم پر تجھے خدا کی ملاقات حاصل ہوگی اور اس کا صرف یہی مطلب نہیں ہے کہ اپنی جدوجہد کے اختتام پر تو رب سے ملے گا بلکہ اپنی جدوجہد کے دوران بھی خدا کی نئی شان اور نیا جلوہ دیکھتا چلا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس ارشاد باری تعالیٰ کا ادنیٰ اطلاق ایسے انسان پر بھی ہے جسے عرفان الٰہی حاصل نہیں۔ مگر وہ اللہ کی طرف جانا چاہتا ہے اسے بتایا گیا ہے کہ تیرا سفر بڑا کٹھن ہے تو زور لگاتا رہے گا تو کامیابی ایک دن ضرور ملے گی۔ اس میں ایسے شخص کو کامیابی اور خدا سے ملاقات کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اس میں یقینی وعدہ دیا گیا ہے کہ تیری کوششیں رائیگاں نہیں جائیں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس ارشاد باری کی روشنی میں یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ اگر اللہ کی طرف جانے کی محنت کا پھل ساتھ ساتھ نہیں ملتا تو محنت کی سمت درست نہیں ہے کیونکہ ملاقات کا وعدہ تو لازمی طور پر کیا گیا ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک ارشاد باری تعالیٰ کی روشنی میں فرمایا کہ اللہ سے تعلق ٹوٹنے سے انسان روحانی اور دنیاوی دونوں معنوں میں توانائی سے محروم ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اگر بندے کو اپنی طرف بلاتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کو تو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اس سے تو صرف اور صرف بندہ کو ہی فائدہ پہنچانا اللہ تعالے کا مقصود ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کا اعلیٰ نسخہ ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے خدا سے ڈرنے کی مثال کے طور پر ایسے بابرکت وجود کو چنا جو دین حق کو قبول کرنے اور شرک سے دور ہونے میں سب سے پہلے اور سب سے آگے ہے۔ یعنی حضرت رسول کریم ﷺ 'تو عام انسان کو خدا تعالیٰ سے کتنا ڈرنا چاہئے اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان ارشادات میں اپنی ذات کا وجود اس طرح سے بیان فرمایا ہے کہ جب تم رات سے دن میں داخل ہوتے ہو اور جب تم دن سے رات میں داخل ہوتے ہو اور جب دوپہر کو تم آرام کرتے ہو تو ان ساری باتوں پر غور کرو گے تو اللہ کی ذات کی پاکیزگی تم پر کھلتی چلی جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دہریہ سائنسدان مثلاً آئن سٹائن جیسا شخص بھی یہ قبول کرنے پر مجبور ہوا کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والا اور اس کو سکون سے چلانے والا کوئی ہونا ضرور چاہئے۔ یہ کائنات اتنی پیچیدہ ہے مگر اس کے باوجود اتنی منظم طریق سے چل رہی ہے کہ اس کے سوا اور کوئی نتیجہ اخذ کرنا ممکن نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آئندہ خطبات میں آپ تبتل الی اللہ کے مضمون پر مزید روشنی ڈالیں گے۔

شمائل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔

حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے بیان فرمایا۔

"مجھے سب سے زیادہ ایک بوڑھے شخص (سردار جھنڈا سنگھ آنجہانی) کی شہادت پسند آیا کرتی ہے جو آپ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا بچپن کا واقف ہے۔ وہ آپ کا ذکر کرکے بے اختیار رو پڑتا۔ سنایا کرتا تھا کہ ہم کبھی آپ کے پاس آکر بیٹھتے تھے تو آپ ہمیں کہتے کہ جاکر میرے والد صاحب سے سفارش کرو کہ وہ مجھے خدا اور دین کی خدمت کرنے دیں۔ اور دنیوی کاموں سے معاف رکھیں۔ پھر وہ شخص یہ کہہ کر رو پڑا کہ وہ تو پیدائش ہی سے ولی تھے۔"

حضرت مولوی شیر علی صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کی روایت ہے کہ "میرا ایک کلاس فیلو تھا جس کا نام محمد عظیم ہے جو پیر جماعت علی شاہ صاحب سیالکوٹی کا مرید ہے۔ وہ مجھ سے بیان کرتا تھا کہ میرا بھائی کہا کرتا تھا کہ ایام جوانی میں جب مرزا صاحب کبھی امرتسر آتے تھے تو میں ان کو دیکھتا تھا۔ کہ وہ پادریوں کے خلاف بڑا جوش رکھتے تھے۔ اس زمانے میں عیسائی پادری بازاروں وغیرہ میں عیسائیت کا وعظ کیا کرتے تھے۔ اور اسلام کے خلاف زہر اگلتے تھے۔ مرزا صاحب ان کو دیکھ کر جوش میں سے بھر جاتے تھے اور ان کا مقابلہ کرتے تھے"

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بیان کیا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے کو دوران سر کا عارضہ تھا ایک طبیب کے متعلق سنا گیا کہ وہ اس میں خاص ملکہ رکھتا ہے اسے بلوایا گیا۔ (کرایہ بھیج کر کہیں دور سے) اس نے حضور کو دیکھا اور کہا دو دن میں آپ کو آرام کردوں گا۔ یہ سن کر حضرت صاحب اندر چلے گئے۔ اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو رقعہ لکھا کہ اس شخص سے میں علاج ہرگز نہیں کرانا چاہتا۔ یہ کیا خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کے لئے واپسی کرایہ کا روپیہ اور مزید بیس پچیس روپے بھیج دئے۔ یہ دے کر اسے رخصت کردو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا"

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کی روایت ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا۔

"میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا مجھ پر آسان ہے بہ نسبت دین کی ہتک یا استخفاف کے دیکھنے اور اس پر صبر کرنے"

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کی روایت ہے کہ ۱۵۔ فروری ۱۹۰۱ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے لڑکوں کا گیند بلا کھیلنے کا میچ (مقابلہ) تھا۔ حضرت اقدس کے ایک صاحبزادہ نے بچپن کی سادگی میں آپ کو کہا کہ ابا تم کبھی کرکٹ پر نہیں گئے۔ فرمایا "وہ تو کھیل کود کر واپس آجائیں گے مگر میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں جو قیامت تک باقی رہے گا۔"

حضرت منشی ظفر احمد صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے بیان فرمایا کیا کہ لدھیانہ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ سردرد کا دورہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس قدر سخت ہوا کہ ہاتھ پیر برف کی مانند سرد ہوگئے۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو نبض بہت کمزور ہو گئی تھی آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ (دین حق) پر کوئی اعتراض یاد ہو تو اس کا جواب دینے سے میرے بدن میں گرمائی آجائے گی اور دورہ موقوف ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی کہ حضور اس وقت مجھے کوئی اعتراض یاد نہیں آتا۔ فرمایا آنحضرت ﷺ کی نعت کے کچھ اشعار آپ کو یاد ہوں تو کہیں۔ میں نے "اے خدا اے چارۂ آزارما" خوش الحانی سے پڑھنی شروع کی۔ تو آپ کے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

علمی من الرحمن ذی الالاءِ

باللّٰہ حزت الفضل لا بدھاءِ

میرا علم خدائے رحمان کی طرف سے ہے جو نعمتوں والا ہے۔ میں نے خدا کے ذریعہ فضل الٰہی کو حاصل کیا ہے نہ کہ عقل کے ذریعہ

کیف الوصول الیٰ مدارج شکرہ

نثنی علیہ ولیس حول ثناءِ

ہم اس کے شکر کی منزلوں تک کیسے پہنچ سکتے ہیں کہ ہم اس کی ثنا کرتے ہیں اور ثنا کی طاقت نہیں

اللّٰہ مولنا و کافلُ امرنا

فی ھٰذہ الدنیا و بعد فناءِ

خدا ہمارا مولیٰ ہی اور ہمارے کام کا متکفل ہے اس دنیا میں بھی اور فنا کے بعد بھی

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ حقیقت میں علم وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ رحمٰن ہے وہ بن مانگے دینے والا ہے اور اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جب انسان ابھی اس سے مانگنے کے قابل بھی نہیں ہوتا یعنی اپنے بچپن میں اللہ تعالیٰ اس کی نیک فطرت کے مطابق اسے علم عطا کرتا رہتا ہے اسی طرح بڑی عمر کے لوگ بھی اگر خدا تعالیٰ ہی کی طرف توجہ کرتے ہوئے علم حاصل کریں تو یقیناً وہ علم اس سے بدرجہا بہتر ہوگا جو دنیاداروں سے وہ حاصل کرسکتے ہیں اسی طرح جہاں (-) کا تعلق ہے وہ انسان اپنی عقل سے حاصل نہیں کرسکتا اگر وہ اپنی عقل سے سکیمیں بنانا شروع کردے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ان میں سے کوئی سکیم کامیاب بھی ہوگی یا نہیں اور اگر کامیاب ہوگی تو کس حد تک کامیاب ہوگی۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ خود چاہتا ہے اور کسی پر مہربان ہوتا ہے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش کردیتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اس کیفیت کے پیش نظر ہم اللہ تعالیٰ کی ثناء تو کرتے ہیں لیکن ہمیں اس بات کا شدت سے احساس ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہم پر اتنے زیادہ احسانات ہیں کہ ہم اس کی ثناء کرنے کے قابل نہیں ہم جتنی بھی اس کی ثناء کریں نہیں کہا جاسکتا کہ ہم نے پوری طرح اس کی ثناء کرلی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اس کیفیت کے ساتھ ہم اس کی شکر کی منزلوں تک کیسے پہنچ سکتے ہیں یعنی جہاں تک شکر کرنے کا تعلق ہے اس کی توفیق بھی خدا تعالیٰ ہی اپنے فضل سے دیتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کسی کو اپنے فضل سے شکر کرنے کی توفیق نہ دے تو چاہے اس پر کتنے احسان کیوں نہ کئے گئے ہوں اس کا سر پھر سکتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ سے ہی توفیق مانگنی چاہئے وہ احسان بھی کرے اور ہمیں شکر کرنے کی توفیق سے بھی نوازے۔ حضور فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے تمام کام اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے پایہ تکمیل تک پہنچتے ہیں وہ جہاں جس کا کام چاہے بنا سکتا ہے اور جہاں اس کا فضل شامل حال نہ ہو انسان کی کوشش کوئی خاص نتیجہ پیدا نہیں کرسکتی جہاں تک خدا تعالیٰ کے ہمارے کاموں کا متکفل ہونے کا سوال ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ وہ اس دنیا میں بھی کام آتا ہے اور اگلی دنیا میں بھی۔ پھر یہ دونوں دنیائیں اسی کی ہیں۔ یہاں پر بھی ہم اس کے قبضہ قدرت میں ہیں اور اگلی دنیا میں بھی اس کے قبضہ قدرت میں ہوں گے۔ یہاں بھی ہمارے کام وہی بناتا اور سنوارتا ہے اور اگلی دنیا میں بھی وہی ہمارے کام بنائے گا اور سنوارے گا۔

ان تین اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے مخاطب سے یہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ علم خدا تعالیٰ ہی سے حاصل کرنا چاہئے اسی کے فضل کے امیدوار رہنا چاہئے اور اس کا شکر ادا کرنے کے لئے بھی اسی سے توفیق مانگنی چاہئے اور اس بات کا بھی ہمارے دل میں یقین ہونا چاہئے کہ اس دنیا میں بھی وہی ہمارے کام کرنے والا ہے اور اگلی دنیا میں بھی وہی۔ اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ہم ان اشعار کے مطابق سوچ سکیں اور عمل کرسکیں۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہو۔

علمی مسائل

یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ ضروری نہیں کہ اس کا مفہوم آخرت پر ہی چسپاں کیا جائے۔ بلکہ شدید جنگوں یا زلزلوں میں بھی یہ حالت پیش آتی رہتی ہے۔ جب ضلع کانگڑہ میں ۱۹۰۵ء کا زلزلہ آیا جس سے ۳۰ ہزار کے قریب آدمی مر گئے تھے۔ اور جو زخمی ہوئے ان کی تعداد اس سے زیادہ تھی اور گاؤں کے گاؤں اس طرح مٹ گئے کہ ان کا نام و نشان نہ رہا اور تمام پنجاب ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہل گیا۔ تو اس وقت لوگوں کا بالکل یہی حال ہوا تھا اسی طرح ۱۹۳۵ء میں جب کوئٹہ میں زلزلہ آیا اور مجروح اور زلزلہ سے بچے ہوئے لوگ سپیشل ٹرینوں کے ذریعے واپس آتے تو لوگ دیوانہ وار روتے ہوئے سٹیشنوں پر ادھر ادھر اپنے رشتہ داروں کی تلاش میں دوڑے پھرتے۔ اور جب انہیں اپنا کوئی رشتہ دار نظر نہ آتا تو ان کے نالہ و بکا سے ماتم برپا ہو جاتا۔ ایک اخبار کے نامہ نگار نے لکھا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا وہ اس طرح سٹیشن پر پھر رہی تھی جس طرح ایک شرابی نشہ میں مدہوش ہو کر لڑکتا پھرتا ہے وہ کبھی دائیں گرتی کبھی بائیں اور روتے ہوئے کہتی کہ سارے ہی مر گئے کوئی بھی نہیں بچا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ جب مصیبت زدہ لوگوں سے پوچھا جاتا تو وہ جواب دینے کی بجائے چیخیں مار کر رو پڑتے پھر کئی آدمی اس صدمہ کی وجہ سے پاگل ہو گئے۔ ان دنوں اخبارات میں چھپا تھا کہ کوئٹہ سے ملتان کو گاڑی آرہی تھی کہ رستہ میں دو عورتیں شدت غم کی وجہ سے پاگل ہو گئیں ایک اور شخص بھی دیوانہ ہو گیا اور اس نے چلتی گاڑی سے چھلانگ لگادی غرض یہ ایک ایسا دردناک نظارہ تھا کہ اس نظارہ کو دیکھنے والے تو کیا پڑھنے والے بھی ششدر رہ جاتے تھے۔ اور ان کے دل کرب و اضطراب سے بھر جاتے اسی طرح ۱۵/ جنوری ۱۹۳۴ء کو جب بہار میں ایک قیامت نما زلزلہ آیا جس کے متعلق لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند نے لندن میں ایک تقریر کرتے ہوئے چشم پر آب ہو کر کہا تھا کہ۔

"یہ زلزلہ ایسا ہیبت ناک ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی"

(اخبار سول ۱۰/ فروری ۱۹۳۴ء)

تو اس وقت بھی لوگوں کی یہی کیفیت ہوئی تھی۔ اخبار حقیقت لکھنؤ نے لکھا "انسان تو انسان حیوان بھی اس قہر خدا سے حواس باختہ ہو گئے تھے اور درندے نہایت بدحواسی سے آدمیوں کے پاس بھاگتے ہوئے جا رہے تھے۔

(حقیقت ۱۸/ جنوری ۱۹۳۴ء)

امرت بازار پتریکا کے نامہ نگار نے لکھا کہ میں نے کئی آدمیوں کو کھڑکیوں سے چھلانگیں لگاتے ہوئے دیکھا مگر ان کے نیچے آنے سے پہلے دیواریں گر جاتی تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسانی سروں ہاتھوں اور بازوؤں کی بارش ہو رہی ہے۔

(پرتاپ لاہور ۲۶/ جنوری ۱۹۳۴ء)

مونگھیر کی تباہی کے متعلق ایک شخص نے اپنا چشم دید ماجرا بیان کرتے ہوئے لکھا کہ اس وقت زمین میں دائیں اور بائیں دو حرکتیں ہوئیں۔ بعد ازاں ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے زمین کو چرخی پر رکھ کر گھما دیا ہے میرے ہوش و حواس زائل ہو گئے آدھ گھنٹہ کے بعد سنبھلا تو ایک عجیب منظر میرے سامنے تھا۔ جہاں تک نظر جاتی تھی کھنڈر ہی کھنڈر دکھائی دیتے تھے ایسے معلوم ہوتا تھا کہ میں مونگھیر میں نہیں۔ شہر کی حالت اتنی تبدیل ہو گئی تھی کہ میں اپنا گھر بھی نہ پہچان سکا۔

(انقلاب یکم فروری ۱۹۳۴ء)

اخبار ملاپ کے ایڈیٹر نے لکھا کہ "بعض بچوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ بچے اپنے ماتا پتا کو تلاش کر رہے ہیں وہ ایک ایک اینٹ اٹھا کر دیکھ رہے ہیں کہ ان کے ماتا پتا نیچے سے نظر آسکیں اور انہیں پیار سے بلا سکیں لیکن بھونچال نے کس کو زندہ رہنے دیا ہے جب مکان کھودتے کھودتے لاش نکلتی ہے تو پھر چیخ و پکار کا کیا ٹھکانا۔ پتھر سے پتھر دل بھی روتا ہے۔

(ملاپ ۲۵/ فروری ۱۹۳۴ء)

یہی حال جنگ میں بھی ہوتا ہے چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ جنگ میں ایک عورت کو دیکھا جو دیوانہ وار دوڑی پھرتی تھی اس کا بچہ کہیں گم ہو گیا تھا وہ کبھی ایک بچہ کو اٹھاتی کبھی دوسرے کو

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

قادیان کے بیرونی محلہ جات کے بیوت الحمد جو سچے عاشقوں اور مخلص فدائیوں کی سجدہ گاہ تھیں اور ہمیشہ ہی ان کے نالہ ہائے شب سے معمور اور ان کے آنسوؤں سے تربتر رہتی تھی ۱۹۴۷ء کے دوران چشم زدن میں خالی ہو گئیں۔

قادیان میں احمدیوں کی انیس مسلمانوں کی چار مسجدیں ہیں علاوہ ازیں پرانی عید گاہ اور سات قبرستان تھے۔ ان سب کی دیکھ بھال اور تحفظ کو درویشوں نے ابتدائی دور ہی سے اپنی زندگی کے بنیادی مقاصد میں شامل کرلیا۔ اس ضمن میں نومبر ۱۹۴۷ء میں مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے فضل الٰہی خان صاحب اور پندرہ بیس درویش پہلی بار قادیان کی بیرونی بیوت الحمد کی حالت دیکھنے اور صفائی کرنے کے لئے گئے۔ چنانچہ انہوں نے بیت دار الفضل صاف کی اور اس کا غسل خانہ انیٹوں سے بند کردیا بیت نور کی چند کنگریاں تازہ ہی شکستہ ہوئی تھیں بیت دار الیسر کی دیوار اپلوں سے اٹی ہوئی تھی جو درویشوں نے صاف کردی۔ پھر انہوں نے بیت دار الرحمت کی صفائی کی اور بیت دار الفضل کی ٹوٹی ہوئی کھڑکی بند کردی۔

دوسری بار اپریل ۱۹۴۸ء کو حضرت مولوی عبد الرحمان صاحب امیر جماعت قادیان ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے' خان فضل الٰہی خاں صاحب' مرزا محمد حیات صاحب نگران مقامی درویشان قادیان اور بعض درویشوں پر مشتمل ایک وفد نے مقامی تھانیدار صاحب سے بیت دار الفتوح تک جانے کی منظوری لی اور اگلے روز اکیس بائیس درویش سپاہیوں کی معیت میں کدالیں' بیلچے' اور بالٹیاں اور کڑاہیاں لئے وہاں پہنچے۔ اور ساڑھے آٹھ بجے تک بیت کو غلاظت سے صاف کرتے رہے۔ اور اس کی کھڑکیاں اور دروازے انیٹ گارے سے بند کردیں۔ واپسی پر احرار کی مسجد شیخاں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ مسجد کے مینار منہدم ہو گئے تھے اور چھت کی دو کڑیاں ٹوٹ چکی تھیں درویشوں نے مسجد میں جھاڑو دیا اور چند دن بعد چھت بھی مرمت کردی۔

۱۸/ اپریل کی صبح کو مولوی برکات احمد صاحب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ فضل الٰہی صاحب مرزا محمد حیات صاحب اور ضیاء الدین صاحب قادیان کی تمام بیرونی بیوت الحمد پرانی عید گاہ اور اس سے متصل قبرستان کی طرف گئے۔ عید گاہ والے قبرستان کی طرف کے کتبے توڑ پھوڑ دئے گئے تھے۔ بیت دار الیسر کا اکثر حصہ گر چکا تھا۔ دیواریں اپلوں سے ڈھکی ہوئی تھیں اور اندر گدھوں کے کیلے گاڑے ہوئے تھے۔ بیت دار الرحمت میں ہر طرف کوڑا کرکٹ بکھرا ہوا تھا۔ برآمدے کا ایک مسقف حصہ ادھیڑا ہوا تھا مینار چھت پر گرا ہوا تھا اور اندرونی عمارت سے الماریوں کے تختے غائب تھے۔ بیت نور کی عام حالت نسبتاً بہتر تھی۔

بیت احمد آباد کے اندر جولاہوں کی کھڈیاں بنی ہوئی تھیں۔ بیت دار السعۃ میں پناہ گزینوں نے ڈیرہ ڈال رکھا تھا۔ اور صحن میں تانا بنا ہوا تھا۔ بیت دار الفضل میں ہر طرف گندگی ہی گندگی دکھائی دیتی تھی۔ اس بیت کی الماریوں کے شلف بھی نکال لئے گئے تھے۔ بیت دار البرکات غربی بھی پناہ گزینوں کی رہائش گاہ بنی ہوئی تھی صحن میں گدھا بندھا ہوا تھا۔ اور باہر اپلوں کے انبار لگے ہوئے تھے۔ بیت دار الانوار کا نلکا غائب تھا۔ بیت میں چولھے بنے ہوئے تھے۔ اور الماریاں شلف سے خالی تھیں بیت قادر آباد کے احاطہ کی اینٹوں کا کوئی نام و نشان تک نظر نہ آتا تھا الغرض بیت نور کے سوا تمام بیوت کا حال سخت ابتر اور تکلیف دہ تھا۔

درویشوں کا تیسرا وفد ۲۲/ اپریل کو لالہ ہری رام صاحب ممبر میونسپلٹی قادیان اور ایک کانسٹیبل کے سمیت بیت دار البرکات غربی بیت دار السعۃ اور بیت احمد آباد میں گیا اور اس نے غیر مسلم پناہ گزینوں کو بیوت کی عزت و حرمت بحال کرنے اور بیوت سے منتقل ہونے کی تحریک کی۔ جس کا خاطر خواہ اثر ہوا۔

درویشان قادیان جہاں بیوت کا دورہ کرتے تھے۔ وہاں ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور اور مقامی مجسٹریٹ کو صورت حال سے برابر آگاہ رکھتے اور ان سے فوری توجہ کرنے کی درخواست کرتے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور نے مئی ۱۹۴۸ء کے آخری ہفتے میں مجسٹریٹ صاحب کو حکم دے دیا کہ بیوت شرنارتھیوں سے فوری خالی کرالی جائیں۔ اور آئندہ بھی ان میں کسی کو آباد نہ کیا جائے۔

-- ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔
- وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی ہے اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔
۷۔ میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

ہائی کمشنر برائے مہاجرین

اقوام متحدہ کی ہائی کمشنر برائے مہاجرین مسز صداکو اوگاتا نے اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے وی۔ آئی۔ پی لاؤنج میں بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات مسترد کئے جانے کے قابل ہے کہ اقوام متحدہ امریکہ کے ہاتھوں میں ایک ٹول کی طرح استعمال ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ خیال اس لئے بھی غلط ہے کہ اقوام متحدہ ایک بہت بڑی تنظیم ہے اور اس بات کا ہرگز کوئی امکان نہیں کہ کوئی ایک ملک اسے اپنے مفادات کے لئے استعمال کر سکے۔

آپ پاکستان میں چھ روزہ دورے کے لئے اسلام آباد پہنچی تھیں۔ ایک سوال کے جواب میں مسز اوگاتا نے کہا کہ افغانی مہاجرین کی واپسی کا سلسلہ ان کے خیال میں غیر تسلی بخش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران میں تو یہ کام خاصی سرعت کے ساتھ ہو رہا ہے لیکن پاکستان میں یہ عمل سست پڑ گیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مالی مشکلات راستے میں حائل ہونے لگی ہیں۔ جیسا کہ تمام لوگ سمجھ سکتے ہیں ان مہاجرین کی واپسی کے سلسلے میں خاصی بڑی رقوم کی ضرورت ہے دوسری مشکل یہ ہے کہ جہاں ان لوگوں کو واپس جانا ہے وہاں ان کو واپس لینے کی اہلیت نہیں ہے کیونکہ وہاں بھی تو انہیں بسانے کے لئے حکومت کو بہت کچھ کرنا پڑے گا۔

ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ ان کے پاکستان آنے کی ایک بڑی غرض یہ ہے کہ وہ عوام اور حکومت کا اس بات پر شکریہ ادا کریں کہ تقریباً ۳۰ لاکھ افغانیوں کو ایک لمبے عرصے تک پاکستان میں رہائش کی سہولت دی گئی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کا ہائی کمیشن برائے مہاجرین عالمی برادری کی توجہ کو اس بات کی طرف مبذول کروانے کی کوشش کرے گا کہ وہ ان مہاجرین کی واپسی میں ہر ممکن مدد دیں۔ مزید وہ ایک معاہدے پر جو اقوام متحدہ کے ہائی کمشن برائے مہاجرین اور پاکستان کے درمیان ہوگا دستخط کریں گی۔ یہاں قیام کے دوران آپ نے قائم مقام صدر وسیم سجاد اور نگران وزیر اعظم معین قریشی سے ملاقاتیں کیں اور ان کے علاوہ وفاقی اور صوبائی سینئر سرکاری افسروں سے بھی آپ ملیں۔

مسز صداکو اوگاتا کو قائم مقام صدر پاکستان نے ہلال پاکستان کا تمغہ دیا اور یہ تمغہ ان کے اس کام کی وجہ سے انہیں دیا گیا جو انہوں نے مہاجرین کے سلسلے میں کیا ہے۔ یہاں آنے سے قبل مسز اوگاتا نے ایران کا دورہ کیا اور وہاں کے سرکاری افسران سے ملاقاتیں کیں۔

وزیر خارجہ کا دورہ

اسلامی تنظیم کانفرنس (او آئی سی) کے ایک وفد کی سربراہی میں گزشتہ دنوں وزیر خارجہ عبد الستار نے کئی یورپین ممالک اور امریکہ کا دورہ کیا انہوں نے سینیٹ کو بتایا ہے کہ بوسینا کے قیام امن کے اجلاس جو جنیوا میں ہو رہے ہیں ان کے متعلق او۔ آئی۔ سی۔ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ وہ جنیوا کی بجائے نیویارک میں منعقدہ کئے جائیں انہوں نے مزید کہا کہ یہ بات سیکورٹی کونسل کے مستقل اراکین اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی کو پیش کی گئی ہے اور اس لئے ان سب کو پیش کی گئی ہے تاکہ اقوام متحدہ کی قراردادوں اور ان کی ان کوششوں جو امن کے لئے کی جا رہی ہیں اور جن کے ذمہ دار لارڈ اوون مسٹر سٹاوئن برگ ہیں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ او۔ آئی۔ سی۔ مشن نے فرانس برطانیہ امریکہ اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے جو گفتگو کی تھی اور ان افراد سے بھی جو قیام امن کے لئے کوششیں کر رہے ہیں ان کے متعلق عبد الستار وزیر خارجہ نے بتایا کہ ہم نے بات کو واضح طور پر پیش کردیا ہے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ جنیوا میں بات چیت کا جاری رہنا اقوام متحدہ کی قراردادوں کے منافی ہے۔

واقفین بچوں میں خوش مزاجی اور تحمل پیدا کریں

حضور انور نے فرمایا!

"بچپن سے ایسے بچوں کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ ترش رو واقفین ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا' یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں"

(خطبہ فرمودہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضیاءاللہ ظفر- مربی سلسلہ

مالدیپ کا تعارف

تاریخ:۔ سری لنکا سے جنوب مغرب میں ۶۷۱، کلومیٹر کے فاصلے پر چھوٹے چھوٹے بے آب وگیاہ جزیرے ہیں۔ جنہیں مالدیپ کہا جاتا ہے ان جزیروں میں کوئی بھی رقبے میں پانچ مربع میل سے زیادہ نہیں ہے۔ مالدیپ کے تیرہ سو جزیرے نوے ہزار مربع کلومیٹر کے رقبے میں پھیلے ہوئے ہیں جن میں دوسو آباد ہیں۔ یہ جزیرے شروع سے سیلون کے اقتدار کو تسلیم کرتے رہے ہیں تاہم ۱۸۸۷ء میں ان کا دفاع برطانیہ کی ذمہ داری ہو گئی تھی۔ پھر بھی یہ تمام جزیرے سیلون کی تحویل میں رہے۔ مالدیپ صدیوں سے سلطانی نظام کے تحت رہا ہے۔ ۱۹۵۲ء میں یہاں جمہوری نظام حکومت رائج کیا گیا۔ لیکن یہ نظام مالدیپ کو راس نہ آیا۔ لٰہذا دوسال کے بعد پھر وہی سلطانی نظام قائم کر دیا گیا۔ برطانیہ نے بھی مالدیپ کو ۲۶/ جولائی ۱۹۶۵ء کو آزاد کر دیا۔ اس کے بعد ۱۹۶۸ء میں نظام حکومت کے بارہ میں استصواب رائے کرایا گیا اور عوامی رائے کا احترام کرتے ہوئے مالدیپ کو جمہوریہ قرار دیا گیا۔ موجودہ نظام حکومت میں مالدیپ میں کوئی سیاسی پارٹی نہیں ہے۔ کابینہ میں نو ارکان ہیں۔ جن کا سربراہ صدر ہے۔ مجلس قانون ساز میں ۴۸، رکن ہیں۔ جن میں ۸، کو صدر نامزد کرتا ہے۔ اور باقی کا انتخاب ہوتا ہے۔

رقبہ:۔ مالدیپ کا کل رقبہ ۲۹۸ مربع کلومیٹر ہے۔

جس پر دولاکھ چھبیس ہزار افراد آباد ہیں۔

قومیں۔ مالدیپ میں سنہالی ۴۰ فی صد۔ زراعتی ۳۰ فی صد اور عرب اور سیاہ فام ۳۰ فی صد ہیں ۱۰۰ فی صد آبادی مسلمان ہے۔

زبانیں:۔ سو فی صد DAIVAHIGH زبان بولتے ہیں۔ سرکاری زبان داویلی اور سنہالی ہے۔

تعلیمی ادارے:۔ مالدیپ میں ۲۴۳ پرائمری سکول ہیں جن میں تقریباً ۴۲ ہزار بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سیکنڈری سکول ۲۱۹ ہیں جن میں تقریباً ۴۰ ہزار بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

آب وہوا:۔ آب وہوا گرم مرطوب ہے۔ مئی سے اکتوبر تک برسات کا موسم رہتا ہے۔ قدرتی وسائل میں مچھلی اور مونگا شامل ہیں۔

فصلیں:۔ مالدیپ میں کسی اناج کی فصل نہیں ہوتی۔ البتہ سبزیاں۔ تربوز اربی۔ کھوپڑا۔ پیاز اور مرچیں کاشت کی جاتی ہیں۔

صنعتیں:۔ صنعتیں چھوٹی ہیں۔ کشتیاں بنائی جاتی ہیں چٹائیاں بنی جاتی ہیں۔ ناریل سے کچھ چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ اور سیاحت پر انحصار کیا جاتا ہے۔

برآمدت درآمدت:۔ زرمبادلہ حاصل کرنے کے لئے کپڑے۔ ناریل اور مچھلیاں برآمد کی جاتی ہیں۔ ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خوردنی اشیاء۔ مشروبات۔ تمباکو۔ مشینیں۔ گاڑیاں۔ ایندھن۔ کیمیاوی اشیاء اور روزمرہ کے استعمال کی چیزیں درآمد کی جاتی ہیں۔

بڑے شہر:۔ ہرچند کہ مالدیپ کے دوسو جزائر آباد ہیں۔ لیکن تاہم ان میں ایک ہی بڑا شہر ہے۔ یہ شہر مالے ہے۔ اس کی آبادی ۴۶، ہزار ہے۔ یہ دارالحکومت بھی ہے۔ اور ایک اہم بندرگاہ بھی۔

مالدیپ میں ریڈیو اور ٹیلی فون موجود ہے۔ آٹھ افراد میں سے ایک کے پاس ریڈیو ہے۔ اور سات میں سے ایک کے پاس ٹیلی فون ہے۔

بقیہ : ص ۳

اور پھر پاگلوں کی طرح اپنے بچہ کی تلاش میں نکل کھڑی ہوتی۔ یہاں تک کہ اسے اپنا بچہ نظر آ گیا۔ اس نے لپک کر اسے گود میں اٹھالیا اس سے پیار کرنے لگی اور پھر آرام وسکون سے بیٹھ کر اسے دودھ پلانے لگی رسول کریم ﷺ نے یہ نظارہ دیکھا تو فرمایا کہ تم نے جو اس عورت کی گھبراہٹ کا نظارہ دیکھا ہے اس سے کہیں زیادہ گھبراہٹ اللہ تعالیٰ کو اپنے گنہگار بندے کے پانے کی ہوتی ہے

(مسلم کتاب التوبہ)

یہ جو کہا گیا ہے کہ تو ان لوگوں کو شراب سے متوالے دیکھے گا حالانکہ وہ شراب سے متوالے نہیں ہوں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح متوالے کی حرکات اس کے قبضے میں نہیں ہوتیں اسی طرح ڈر کی وجہ سے ان لوگوں کی حرکات بھی ان کے قبضہ میں نہیں ہوں گی۔ خطرناک جنگ میں بھی لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے چنانچہ اگر اس کو جنگ پر ہی چسپاں کیا جائے تو میرے نزدیک اس کو فتح مکہ پر چسپاں کرنا چاہئے۔

طب وصحت

راشدہ منصورہ

آدھے سر کا درد

آدھے سر کا درد، یا درد شقیقہ ایک عام شکایت ہے۔ یہ سن بلوغت سے درمیانی عمر کے لوگوں میں ہوتا ہے عموماً خواتین زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔

وجوہات۔ یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ جبکہ کچھ لوگوں مختلف عوامل میگرین کا باعث بنتے ہیں۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ دماغ یا سر کی شریانیں کسی وجہ سے پھیل جانے کی وجہ سے یہ درد اٹھتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ درد شدت اختیار کر لیتا ہے۔ اس دوران خون میں ہائیڈرو اوکسی ٹرپامین 5-HYDROXY-TRIPAMINE کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ جبکہ پلازمہ سیروٹونن SEROTONIN کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔ اس درد کا باعث ذہنی پریشانی، ڈیپریشن، ماہواری، نزلہ وزکام، سگریٹ نوشی، جھلملاتی روشنیاں، تیز دھوپ یا تیز خوشبو، مختلف مشروبات، چاکلیٹ، پنیر سے بنی ہوئی اشیاء بھی ہو سکتی ہیں۔

علامت:۔ میگرین کو عام سر کے درد سے تشخیص کرنا ضروری ہے۔ میگرین کے مریض کو درد شروع ہونے سے پہلے کچھ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ جس سے مریض کو پتہ چل جاتا ہے۔ کہ اب دورہ شروع ہونے لگا ہے۔ ان علامات کو AURA یا PRODROMAL PHASE کہتے ہیں۔ جن میں سر کا بھاری ہونا، متلی یا الٹی آنا، آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا، یا سفید اور رنگین روشنیاں نظر آنا، ایک چیز کا دودو نظر آنا، بھوک نہ لگنا، وقتی طور پر بینائی غائب ہو جانا چکر آنا ہاتھ سن ہو جانا اور تھکن محسوس کرنا شامل ہیں۔

یہ علامات ظاہر ہونے کے کچھ منٹ سے لے کر چند گھنٹوں میں میگرین دورے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ درد سر کے دائیں یا بائیں آدھے حصے کو متاثر کرتا ہے۔ بعض مریضوں میں باری باری دونوں حصوں میں نمودار ہوتا ہے۔ بعض میں درد آنکھ سے شروع ہو کر گدی تک جاتا ہے۔ اور کچھ میں کان کے اوپری حصے سے شروع ہو کر آنکھ اور گدی تک پھیل جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ درد اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ مریض کام کاج کرنے سے بھی قاصر رہتا ہے۔ یہاں تک کہ مریض کو روشنی بھی بری لگتی ہے۔ اور مریض اندھیرے کمرے میں لیٹنا پسند کرتا ہے۔ درد آنکھوں کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اگر درد کان کی جانب چلا جائے تو کان کو بھی متاثر کرتا ہے۔ بعض اوقات جبڑے کے جوڑ میں اتنا درد ہوتا ہے کہ مریض کھانے پینے سے بھی معذور ہو جاتا ہے۔ یہ درد کئی گھنٹوں سے لے کر کئی دن تک جاری رہ سکتا ہے۔ مریض کے روزمرہ کے معمولات بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اور مریض بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں کنپٹی کی شریانیں پھڑکتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ مریض کو اگر الٹی آجائے تو کافی افاقہ محسوس ہوتا ہے۔

تشخیص:۔ علامات کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ اور اگر میگرین میں Ergotamine قسم کی ادویات دی جائیں تو ابتدائی درد ختم ہو جاتا ہے جبکہ عام سر کا درد ارگوٹامین کے استعمال سے ختم نہیں ہوتا۔

علاج:۔ مریض کو اگر درد کا باعث بننے والے عوامل کا پتہ چل جائے تو ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اسی طرح بعض مشروبات اور کھانے کی اشیاء سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ مریض کو اندھیرے کمرے میں آرام کرنا چاہئے۔ اگر نیند آجائے تو کافی افاقہ ہوتا ہے۔ فوری درد میں اسپرین یا پیرا سیٹامول سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر ساتھ میں کوئی الٹی روکنے والی دوا لے لی جائے تو کافی آرام ملتا ہے۔ بعض اوقات ان دواؤں سے بھی آرام نہیں آتا۔ اور درد اپنا وقت پورا کر کے خود ہی ختم ہو جاتا ہے۔ بہرحال پھر بھی آرام کرنے سے درد کچھ کم ضرور ہو جاتا ہے اس لئے کچھ گھنٹے سونے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

فرماتے ہیں

مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت کے بعض دوستوں نے بھی اس حقیقت کو نہیں سمجھا میں ایک دن بچوں کے قبرستان میں گیا تو وہاں میں نے دیکھا کہ قریباً ہر قبر پر بڑے بڑے کتبے لگے ہوئے تھے۔ حالانکہ قبریں بالکل سادہ بنانی چاہئیں اور نمودو نمائش پر اپنا روپیہ برباد نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی قبر کو دیکھو وہ کیسی سادہ ہے۔ اسی طرح تمہیں بھی اپنے عزیزوں کی قبروں میں سادگی مد نظر رکھنی چاہئے اور بلا ضرورت اپنے روپیہ کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ (سیر روحانی جلد اول ص ۲۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوپی چند نارنگ

املا نامہ

الف

اعلیٰ، ادنیٰ، عیسیٰ، موسیٰ

عربی کے کچھ لفظوں کے آخر میں جہاں الف کی آواز ہے' وہاں بجائے الف کے ی لکھی جاتی ہے اور اس پر چھوٹا الف (الف مقصورہ) نشان کے طور پر بنا دیا جاتا ہے' جیسے ادنیٰ' اعلیٰ' عیسیٰ' موسیٰ' دعویٰ' فتویٰ- اس قبیل کے کئی الفاظ اردو میں پہلے ہی پورے الف سے لکھے جاتے ہیں' مثلاً تماشا' تمنا' تقاضا' مدعا' مولا- لیکن کئی لفظ دونوں طرح سے لکھے جاتے ہیں' اور ان کے بارے میں ٹھیک سے معلوم نہیں کہ انہیں پورے الف سے لکھنا چاہئے یا چھوٹے الف سے- ڈاکٹر عبدالستار صدیقی نے املا کے اس انتشار کو دور کرنے کے لئے تجویز کیا تھا کہ اردو میں ایسے تمام الفاظ کو پورے الف سے لکھا جائے لیکن یہ چلن میں نہیں آسکا- چنانچہ سردست اصول یہ ہونا چاہئے کہ اس قبیل کے جو الفاظ اردو میں پورے الف سے لکھے جاتے ہیں اور ان کا یہ املا رائج ہو چکا ہے' ایسے الفاظ کو پورے الف سے لکھا جائے- باقی تمام الفاظ کے قدیم املا میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں' اور یہ بدستور چھوٹے الف سے لکھے جا سکتے ہیں-

پورے الف سے لکھے جانے والے الفاظ:

مولا مصفا تولا مدعا
تقاضا منقا تماشا مدعاعلیہ
تمنا ہیولا نصارا مقتدا
مقتضا ماوا

باقی تمام الفاظ چھوٹے الف سے لکھے جا سکتے ہیں:

ادنیٰ اعلیٰ عیسیٰ موسیٰ
یحییٰ مجتبیٰ مصطفیٰ مرتضیٰ
دعویٰ فتویٰ لیلیٰ تعالیٰ
معلیٰ صغریٰ کبریٰ کسریٰ
اولیٰ منادیٰ مثنیٰ مقفیٰ
طوبیٰ ہدیٰ معریٰ عقبیٰ
تقویٰ متبنیٰ حسنیٰ قویٰ
مستثنیٰ حتیٰ کہ عہد وسطیٰ مجلس شوریٰ
ید طولیٰ اردوئے معلیٰ من و سلویٰ
عیدالضحیٰ
اقصیٰ سدرۃ المنتہیٰ شمس الہدیٰ

ذیل کے الفاظ کے رائج املا میں بھی کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں:

اللہ الٰہ الٰہی

اسی طرح الہ آباد' بارالہ' الٰہی بخش' ولی اللہی' الٰہیات بھی جوں کے توں لکھے جائیں گے-

(۲) دعوائے پارسائی' لیلائے شب

اضافت کی صورت میں ایسے تمام لفظ الف سے لکھے جاتے ہیں اور یہی صحیح ہے' جیسے:

لیلائے شب دعوائے پارسائی فتوائے جہاں داری

(۳) عربی مرکبات

یہ بات اصول کے طور پر تسلیم کر لینی چاہئے کہ عربی کے مرکبات' جملے' عبارتیں یا اجزا جب اردو میں منقول ہوں تو ان کو عربی طریقے کے مطابق لکھا جائے- مثلاً

علی الصباح علی الرغم علی العموم
علی الحساب علی الخصوص حتی الامکان
حتی الوسع بالخصوص حتی المقدور علیٰ ہذالقیاس

(۴) رحمٰن اسمٰعیل

بعض عربی الفاظ میں چھوٹا الف درمیانی حالت میں لکھا جاتا ہے' جیسے.. رحمٰن' اسمٰعیل' ان میں سے کئی لفظ اردو میں پہلے ہی پورے الف سے لکھے جاتے ہیں- ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کی یہ تجویز مناسب ہے کہ اردو میں "ایسے سب لفظوں کو الف کے ساتھ لکھا جائے"

رحمان ابراہیم سلیمان مولانا
یاسین اسحاق لقمان اسماعیل

البتہ جب ایسا کوئی لفظ قرآن پاک کی سورتوں کے نام یا اللہ کے اسمائے صفات کے طور پر استعمال ہوگا تو اس کا اصلی املا برقرار رہے گا- عربی ترکیب میں بھی اصلی املا برقرار رہنا چاہئے-

(۵) علحدہ

علحدہ یا علیحدہ کو علاحدہ لکھنا چاہئے' اسی طرح علاحدگی (ڈاکٹر عبدالستار صدیقی)

(٦) لہٰذا

لفظ لہٰذا کی بھی رائج صورت میں تبدیلی کی ضرورت نہیں' کیونکہ یہ لفظ اسی املا کے ساتھ پوری طرح چلن میں آچکا ہے-

(۷) معمہ' تمغہ' معما' تمغا

عربی اور ترکی کے کچھ لفظوں کے آخر میں الف ہے' لیکن ان میں سے بعض لفظ ہ سے لکھے جاتے ہیں- اس بارے میں اصول یہ ہونا چاہئے کہ جو لفظ ہ سے رائج ہو چکے ہیں' ان کا املاہ سے مان لینا چاہئے' باقی الفاظ کو الف سے لکھنا چاہئے..

ذیل کے الفاظ ہ سے صحیح ہیں..

شوربہ چغہ سقہ عاشورہ
قورمہ ناشتہ ملغوبہ الغوزہ

ذیل کے الفاظ الف سے لکھنے چاہئیں..

معما تماشا تقاضا حلوا
مربا مچلکا بقایا تمغا

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی نے بھی ان میں سے بیشتر الفاظ کو الف سے لکھنے کی سفارش کی ہے-

(۸) بالکل' بالترتیب

ایسے مرکب لفظ میں اچھی اردو میں اچھی خاصی تعداد میں ہیں جو عربی قاعدے کے مطابق الف لام کے ساتھ لکھے جاتے ہیں- ایسے مرکبات کی دو صورتیں ہیں' ایک وہ جہاں الف لام حروف شمسی (ت' چ' د' ذ' س' ش' ص' ض' ط' ظ' ل' ن) سے پہلے آیا ہے اور بعد کا حرف مشدد بولا جاتا ہے تو الف لام آواز نہیں دیتا' جیسے عبدالستار- یا بالترتیب میں- دوسرے وہ جن میں الف لام حروف قمری (باقی تمام حروف) سے پہلے آیا ہے تو لام تلفظ میں شامل رہتا ہے' جیسے بالکل یا ملک الموت میں- ہمیں سید ہاشمی فرید آبادی کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کہ حروف شمسی و قمری کا فرق اردو میں اٹھا دینا چاہئے- ہمارا خیال ہے کہ یہ طریقہ اردو املا کا جز ہو چکا ہے' اس کو بدلنا ممکن نہیں- چنانچہ ایسے تمام الفاظ کا وہی قدیم املا برقرار رکھنا چاہئے..

فی الحال بالکل اناالحق بالفعل ملک الموت

البتہ یہ ضروری ہے کہ جہاں لام آواز نہ دے وہاں لام کے بعد والے حرف پر تشدید لگائی جائے' ڈاکٹر عبدالستار صدیقی نے الف لام پر سکونت بنانے کی جو سفارش کی تھی' وہ غیر ضروری ہے- اور ان الفاظ میں الف لام کو اردو کے خاموش حروف تسلیم کر لیا جائے- پڑھنے والے کو تشدید سے معلوم ہو جائے گا کہ الف لام تلفظ میں نہ آئے گا:

عبدالستار شجاع الدولہ عبدالرزاق
لغات النساء بالترتیب فخرالدین

روزنامہ الفضل کے سلسلہ میں آپ کی قابل قدر تجاویز کا ہمیں انتظار رہتا ہے-

ہم اپنے محدود وسائل اور موجودہ مسائل کے پیش نظر آپ کی جس تجویز پر بھی عمل کر سکتے ہیں اس کے لئے ہمارے دل میں آپ کے لئے تشکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں-

آپ ہمیں اپنی تجاویز ضرور بھجوائیں۔

(ادارہ)

مرزا خلیل احمد قمر

مویشیوں کی نسل کشی

ڈیری فارمنگ میں جدید تحقیق ہو رہی ہے جس کے نتیجہ میں کیمبرج کے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں ایک ایسا طریقہ دریافت کیا گیا ہے- جس کے ذریعہ مویشیوں میں حمل سے پہلے جنس کا انتخاب کرنا ممکن ہو گیا ہے- حمل کے دوران نر یا مادہ کا معلوم کرنا اب عام ہے- ایک عرصے سے اس پر تحقیق جاری تھی کہ مویشی بان درکار مقدار میں گائیں یا بیل حاصل کر سکیں- برطانیہ میں گذشتہ دنوں سات گائیوں کی پیدائش ایک اچھے خاصے ہنگامے کا سبب بنی رہی کہاں کی پیدائش ایک سائنسی تاریخ ساز واقعہ ہے- کیمبرج میں قائم انسٹی ٹیوٹ آف اینیمل فزیالوجی ماسٹر فاس لمیٹڈ نے اس ٹیکنیک کے ذریعے پہلی بار ایسی سات گائیں پیدا کی ہیں- جن کے بارے میں یہ فیصلہ لیا گیا تھا کہ یہ گائیں ہی پیدا ہوں گی- ابھی تک جنین کی یہ ابتدائی نشوونما مادہ کے جسم کی بجائے تجربہ گاہ میں کی جاتی تھی- جسے سائنسی زبان میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کہا جاتا ہے- اس میں ممکن تھا کہ نر یا مادہ کی شناخت کر دی جائے- لیکن اس نو دریافت ٹیکنیک کے ذریعہ پہلے ہی نر یا مادہ کے کروموزوموں علیحدہ کر کے ان ورٹولائزیشن کے عمل سے گزارا گیا- اور اس طرح صرف گائیوں کو منتخب کیا گیا-

اسپرمز کو اس طرح علیحدہ شناخت کرنے کی ٹیکنیک سے محکمہ زراعت میں بھی کام لیا گیا ہے- نر یا مادہ کے خلیوں کی شناخت اس طرح کی گئی ہے کہ لیرز شعاعوں کے ذریعے کروموزوموں کو علیحدہ کیا گیا ہے- مادہ کی جنس بنانے والے کروموزوموں نر بنانے والے کروموزوموں سے ذرا بڑے ہوتے ہیں- اور ان کا D.N بھی ذرا روشن ہوتا ہے- چنانچہ زیادہ روشن ہونے کی بنیاد پر نر اور مادہ کے کروموزوموں کو علیحدہ کیا گیا اور یہ ٹیکنیک ۹۰ فیصدی تک کامیاب ثابت ہوئی ہے- اس ٹیکنیک کے ذریعہ اب یہ ممکن ہے کہ دودھ دہی کا کاروبار کرنے والے مویشی بان اچھی گائیوں کی افزائش کر سکیں گے اور گوشت کا کاروبار کرنے والے بیل حاصل کر سکیں گے- ماسٹر فاس لمیٹڈ کے ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ یہ ٹیکنیک دوسرے جانوروں پر بھی آزمائی جا سکتی ہے- لیکن انسانوں پر اس کا اطلاق بالکل ناممکن ہے کیونکہ انسانی نر اور مادہ کروموزوموں کا فرق اتنا معمولی ہے کہ یہ ٹیکنیک انہیں علیحدہ نہیں کر سکتی-

(ماخوذ: ماہنامہ جدید زراعت جولائی ١٩٩٣ء ص ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپردازکی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایامیں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر ۲۹۲۱۴ میں سعیدہ بیگم بنت میاں غلام احمد صاحب قوم سیام راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B/۱۸۸ پیپلز کالونی نمبرا فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زیور طلائی ایک تولہ مالیتی ۳۵۰۰ روپے۔اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعیدہ بیگم بنت میاں غلام احمد صاحب b/۱۸۸ پیپلز کالونی نمبرا فیصل آباد گواہ شد نمبرا میاں غلام احمد وصیت نمبر ۲۰۲۷۰ والد موصیہ گواہ شد نمبر۲ چوہدری احمد الدین صاحب وصیت نمبر ۱۴۱۱۴

مسل نمبر ۲۹۲۱۵ میں محمودہ بیگم بنت میاں غلام احمد صاحب قوم سیام راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B/۱۸۸ پیپلز کالونی نمبرا فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کانٹے طلائی وزنی 1/2 تولہ مالیتی ۱۷۵۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ محمودہ بیگم بنت میاں غلام احمد صاحب b/۱۸۸ پیپلز کالونی نمبرا فیصل آباد گواہ شد نمبرا میاں غلام احمد وصیت نمبر ۲۰۲۷۰ والد موصیہ گواہ شد نمبر۲ چوہدری احمد الدین وصیت نمبر ۱۴۱۱۴

مسل نمبر ۲۹۲۱۶ میں محمودہ بیگم زوجہ عنایت اللہ صابر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۸/۲۲ دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔۱۔حق مہر ۱۰۰۰۰ روپے ۲۔زیور طلائی ایک تولہ مالیتی ۳۵۰۰ روپے ماہ نومبر ۱۹۹۲ء سے مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ محمودہ بیگم ۳۸/۲۲ دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبرا عبدالحکیم ولد محمد عبداللہ ۵۱/۲۲ دارالرحمت شرقی الف گواہ شد نمبر ۲ عبدالشکور جاوید سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ

بقیہ : ص ۲

بدن میں گرمائی آنی شروع ہوگئی۔ پھر آپ لیٹے رہے اور سنتے رہے۔ پھر مجھے ایک اعتراض یاد آیا جب میں نے یہ اعتراضات سنائے تو آپ کو جوش آگیا اور فوراً آپ بیٹھ گئے اور بڑی زور کی تقریر جواباً کی اور بہت سے لوگ بھی آگئے اور دورہ ہٹ گیا۔"

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد احمد اعوان صاحب ناصر آباد ربوہ کی طبیعت ایکسیڈنٹ کی وجہ سے بہت خراب رہی ہے اب پہلے سے قدرے آرام ہے۔

○ مکرم سید مبشر حسین صاحب خوشنویس گردوں کی تکلیف سے شدید بیمار ہیں۔دن بدن حالت خراب ہو رہی ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ابن وزیر محمد خاں صاحب معدہ کی بیماری سے بیمار ہیں۔ اسی طرح ان کی بہن محمودہ بیگم صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم پیر محمد صاحب گھڑی ساز علی پور چٹھہ (گوجرانوالہ) کے چھوٹے بیٹے عزیز منصور احمد جس کے گھٹنے کی ہڈی خراب تھی اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھا۔اس کا گھٹنہ ٹھیک نہیں ہوسکا۔لہٰذا ہسپتال والوں نے اس کی دائیں ٹانگ کاٹ دی ہے۔

○ مکرم نعیم احمد صاحب اعوان کارکن خلافت لائبریری کی والدہ محترمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ گزشتہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب بدر بلاک حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ٹانگ اور ایک بازو میں شدید درد ہے۔

○ مکرم میاں ظفر اللہ صاحب کامران بلاک حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کافی کمزور ہوگئے ہیں۔

○ مکرم محمد رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

امتحانی تاریخ میں توسیع

○ مجلس انصار اللہ پاکستان کے مرکزی امتحان سہ ماہی سوم ۱۹۹۳ء کے حل شدہ پرچے مرکز کو بھجوانے کی آخری تاریخ میں دو ہفتہ کی توسیع کی جارہی ہے۔ زعماء کرام اب اپنی مجلس کے حل شدہ پرچے ۱۴۔ اکتوبر ۹۳ء تک مرکز کو بھجوا سکتے ہیں۔

مرکزی امتحان سہ ماہی چہارم ۹۳ء دس دسمبر ۹۳ء کو منعقد ہوگا۔ زعماء کرام زیادہ سے زیادہ انصار کو ان علمی پروگراموں میں عملاً شریک کریں۔

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ پاکستان)

ولادت

○ مکرم اصغر علی صاحب ایجنٹ الفضل فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱۔ ستمبر ۱۹۹۳ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام ھدیہ طلعت تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۹۔ ستمبر ۹۳ء کو مکرم ناصر محمود احمد صاحب کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی کا پوتا اور مکرم چوہدری نصیر احمد ناصر صاحب کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک وخادم دین بنائے۔

نکاح

○ مکرم انیس احمد خالد صاحب ابن مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب مکینیکل انجینئر آف فیصل آباد کا نکاح محترمہ رابعہ رفیق بنت مکرم رفیق احمد صاحب چوہدری آف اسلام آباد کے ساتھ بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۸۔ اگست ۱۹۹۳ کو بیت المبارک میں بعد عصر پڑھایا۔
خداوند کریم اس رشتہ کو جانبین کے لئے بے حد مبارک کرے۔

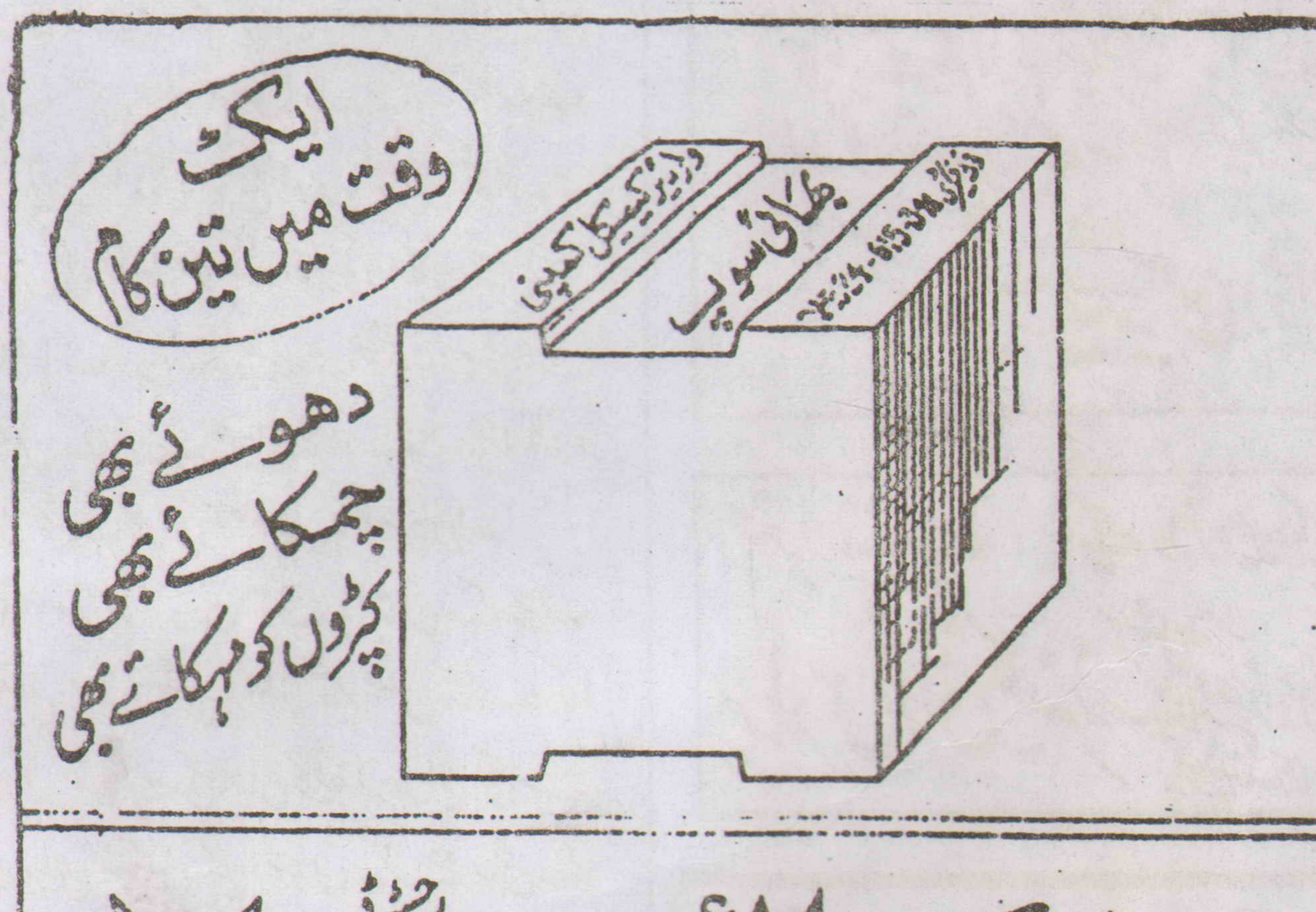

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR
وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ
بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!
وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد
فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۶۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۵۲۴ فون

خبریں

ربوہ : ۳-اکتوبر-گرمی کا احساس ابھی جاری ہے-ربوہ کا درجہ حرارت : ۳۵ درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے نگران وزیر اعلیٰ شیخ منظور الٰہی نے کہا ہے کہ یہ سرکاری موقف نہیں ہے کہ مسٹر غلام حیدر وائیں کا قاتل ملو کا ہے-وائیں کے قتل کے بارے میں ابھی کوئی واضح سراغ نہیں ملا-نگران وزیر اعظم نے ملو کا خاندان کو غلام حیدر وائیں کا قاتل قرار دینے کے بارے میں خبر سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا-انہوں نے کہا کہ تفتیش جاری ہے کچھ کہنا قبل از وقت ہے-وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم ۱۵-اکتوبر کو آنے والوں کے لئے چارج چھوڑ دیں گے-

○ سپریم کورٹ نے مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی کو الیکشن لڑنے کی عبوری اجازت دے دی ہے- فاضل عدالت نے الیکشن کمیشن کو عدالت میں پیش ہو کر حقائق واضح کرنے کے لئے کہا ہے- مصطفیٰ جتوئی کے دونوں بیٹوں نے بھی اپنی نااہلی کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے-

○ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ غلام حیدر وائیں کے قاتل سزا سے نہیں بچ سکیں گے-وہ میاں چنوں گئے اور مرحوم کی بیوہ سے تعزیت کا اظہار کیا-

○ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے آزاد امیدوار محمد اسماعیل دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے ہیں اسی حلقے میں اعجاز الحق بھی امیدوار تھے خیال ہے کہ اس حلقے سے پولنگ ملتوی ہو جائے گا-

○ حکومت پنجاب نے غلام حیدر وائیں کے قتل کے سراغ کے لئے ایک سہ رکنی کمیٹی مقرر کی ہے جس کے سربراہ ڈی آئی جی اور باقی دو ارا کین دو ایس پی صاحبان ہونگے-یہ کمیٹی سات دن میں تفتیش مکمل کرے گی-

○ سندھ کے گورنر نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے بائیکاٹ کے اعلان سے انتخابات ملتوی نہیں ہونگے-ہم لوگوں کو مکمل تحفظ دیں گے لیکن فرار کی راہ اختیار کرنے سے مسائل حل نہیں ہوا کرتے-انہوں نے کہا کہ میں بائیکاٹ ختم کرانے کی کوشش کروں گا-

○ پاکستان نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی کی پیشکش قبول کر لی ہے- بھارت نے ابھی تک اس پیشکش کا کوئی جواب نہیں دیا-

○ سفارتی ذرائع نے بتایا ہے کہ امریکہ مسئلہ کشمیر کو حل کرانے کے لئے خاموشی سے پیکیج ڈیل پر کام کر رہا ہے-امریکی منصوبے کے مطابق جموں اور لداخ کا علاقہ بھارت کو شمالی علاقے بشمول آزاد کشمیر پاکستان کو اور باقی مقبوضہ کشمیر کو نیم آزاد ریاست بنانا چاہتا ہے-

○ انتخابی مہم کا آخری جلسہ ۴-اکتوبر کو محترمہ بے نظیر بھٹو موچی دروازہ لاہور میں اور میاں نواز شریف راولپنڈی میں کریں گے-

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ اگر ہمیں تحفظ دیا جائے تو ہم الیکشن کا بائیکاٹ ختم کر دیں گے-ایم کیو ایم کے تمام امیدواروں کو اپنے حلقوں میں جانے' وہاں دفاتر کھولنے اور جلسے کرنے کی اجازت ہونی چاہئے-

○ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ نگران وزیر اعظم ملکی سیاست سے ناواقف ہیں-انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ مسلم لیگ اور پی پی پی کی سوچ اور پالیسی متضاد ہے دونوں کی مخلوط حکومت کا کوئی امکان نہیں-

○ پاک فوج نے چنیوٹ جھنگ روڈ پر نہر کے پل کے قریب چھپائے ہوئے ۶-بم ناکارہ بنا کر تخریب کاری کا منصوبہ ناکام بنا دیا-

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ حکومت کی بحالی کا فیصلہ عدالیہ کی سب سے بڑی کامیابی تھی انہوں نے نئے سال کے آغاز پر کہا کہ سپریم کورٹ نے مارشل لاء کے تاریک دور میں بھی بصیرت کا مظاہرہ کیا-

○ پیر صاحب پگاڑا نے پیشین گوئی کی ہے کہ مسلم لیگ مرکز اور چاروں صوبوں میں حکومتیں بنائے گی-یہ الیکشن تھوڑے عرصے کے لئے ہیں اگلے الیکشن میں پورے پاکستان پر صرف مسلم لیگ کا سیاسی غلبہ ہو گا-

○ پنجاب حکومت نے اعلان کیا ہے کہ تمام سرکاری اور نیم سرکاری دفاتر چھ سے نو اکتوبر تک بند رہیں گے- ریلوے نے بھی اعلان کیا ہے کہ اس کے ریزرویشن کے دفاتر ۶-اور ۹-اکتوبر کو بند رہیں گے-

الفضل کی قیمت میں اضافہ

اخباری کاغذ کی قیمت و دیگر اخراجات میں اضافہ کی وجہ سے ملکی اخبارات نے قیمتوں میں اضافہ کیا ہے- مجبوراً روزنامہ الفضل کے سالانہ چندہ میں یکم نومبر ۹۳ء سے ۲۰۰ روپے سالانہ اضافہ کیا جا رہا ہے-نئی قیمتیں درج ذیل ہونگی-

اندرون پاکستان

سالانہ چندہ	۶۰۰/- روپے
ششماہی چندہ	۳۰۰/- روپے
سہ ماہی چندہ	۱۵۰/- روپے
خطبہ نمبر سالانہ	۱۲۰/- روپے
فی پرچہ	۲/- روپے

بیرون پاکستان

	صرف خطبہ نمبر	روزانہ پیکٹ	ہفتہ وار پیکٹ
۱-خلیجی ریاستیں' سعودی عرب' مصر' الجیریا	۱۶ ڈالر	۹۰ ڈالر	۶۵ ڈالر
۲-انگلستان' یورپ' افریقہ' جاپان' انڈونیشیا	۲۰ ڈالر	۱۱۰ ڈالر	۸۰ ڈالر
۳-کینیڈا' یونائیٹڈ سٹیٹس	۲۵ ڈالر	۱۲۵ ڈالر	۱۱۰ ڈالر
۴-جنوبی امریکہ' آسٹریلیا' نیوزی لینڈ' فجی	۳۰ ڈالر	۱۵۵ ڈالر	۱۱۵ ڈالر
۵-بھارت' نیپال' بھوٹان' سری لنکا	۱۰ ڈالر	۶۰ ڈالر	۵۰ ڈالر
۶-بنگلہ دیش' ایران' عراق' اردن' شام' ترکی	۱۰ ڈالر	۵۰ ڈالر	۴۵ ڈالر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مینیجر الفضل)

ضرورت ہے
ہومیو پیتھک ڈسپنسری پر کام کرنے کیلئے ایک نوجوان کی ضرورت ہے قابلیت کم از کم میٹرک - اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست (صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ) لیکر خود ملیں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۷۷۱ ۶۰۶

ضرورت ہے : اچھے واش مین کی
برلاس ڈرائی کلینرز کمرشل سنٹر سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

راجی ایئر لائنز کی کنفرم ٹکٹیں
اب ربوہ میں ہی دستیاب ہیں
اندرون ملک یا کراچی سے روانہ ہونے والی کسی بھی انٹرنیشنل ایئر لائنز کے کنکشن کیلئے راجی ایئر لائنز کی انتہائی ارزاں ٹکٹیں اب ربوہ میں ہی دستیاب ہیں۔
اسکے علاوہ تمام ایئر لائنز کی انٹرنیشنل بکنگ اور ارزاں ٹکٹوں کیلئے کامیاب ادارہ
احمد ٹریولز انٹرنیشنل بالمقابل ایوان محمود الناصر مارکیٹ ربوہ
فون دفتر ۲۱۱۵۵ گھر ۲۱۱۴۴
فیصل آباد- فون دفتر 624747 گھر- 629797

ہر قسم کے فریج- ڈیپ فریزر- ایئر کنڈیشنر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں-
نیشنل الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور
جودھامل بلڈنگ - لاہور
فون : ۷۲۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹